میں ان کی رائے بھی درج کی گئی ہے جو چچے تلے الفاظ میں انھوں نے کتاب کے بارے میں ظاہر کی ہے۔

مواد کی تلاش اور کتاب کی ترتیب میں مولانا سید محمد متین ہاشمی نے جو محنت کی ہے اور حسن انداز سے اُسے جمع کیا ہے، اس پر ہم انھیں مبارک باد پیش کرتے ہیں اور اپنے قارئین سے توقع رکھتے ہیں کہ وہ اس سے استفادہ کریں گے۔

دامنِ خواب

جناب راسخ عرفانی

ناشر: مکتبہ نورادب، چوک نیائیں، گوجرانوالہ۔

بہترین کتابت، عمدہ طباعت، شاندار کاغذ، اچھی جلد، دیدہ زیب سرورق۔

صفحات ۱۱۲ ۔ قیمت ۲۰ روپے

جناب راسخ عرفانی صاحب پنجاب کے مردم آفرین شہر گوجرانوالہ کے رہنے والے ہیں۔ وہاں کے ایک علمی خاندان کے چشم و چراغ ہیں اور مشہور عالم و مبلغ مولانا نورحسین گرجاکھی مرحوم کے فرزندِ ارجمند ہیں۔ ذوقِ شعری اُن کو وراثت میں ملا ہے۔ باپ اگر پنجابی کے اچھے شاعر تھے تو بیٹے نے اُردو کو ذریعۂ اظہار بنایا اور اس میں کامیاب رہے۔ اسلوبِ بیان نکھرا ہوا ہے اور عمدہ شعر کہتے ہیں۔ ان کے کئی شعری مجموعے چھپ کر اربابِ ذوق کے ہاتھوں میں پہنچ چکے اور مستحق تحسین قرار دیے جا چکے ہیں۔ "دامنِ خواب" ان کا تازہ مجموعہ کلام ہے۔ جو بہترین اشعار کا دلآویز مجموعہ ہے۔ ملک کے نامور اہلِ قلم اور مشہور ادیب میرزا ادیب نے اس پر ابتدائیہ تحریر کیا ہے جس میں راسخ عرفانی کی شاعری پر عمدہ الفاظ میں تبصرہ کیا ہے۔ پھر "میرا ادبی سفر" کے عنوان سے خود راسخ نے بھی گوجرانوالہ کی چند پرانی یادوں اور قدیم ادبی محفلوں کی بعض تہوں کو کھولنے کی کوشش کی ہے:

زیرِ تبصرہ مجموعے کے چند شعر ملاحظہ ہوں:

آخرِ شب ہے کشتِ سحر میں خون کے موتی بوتے دو
حُسن کے رنگیں پیراہن میں غم کی باس سمونے دو

بادِ صبا کے دوش پہ برہم زلفِ بہاراں ہونے دو
ارمانوں کو ماضی کی پُر کیف فضا میں کھونے دو

چپ سے بیٹھے ہیں کہ محفل سے ٹھنی ہو جیسے
رنگ چہرے کا ہے وہ جاں پہ بنی ہو جیسے

ظلمتِ یاس میں امید کی مدھم سی کرن
تپتے صحرا میں کہیں چھاؤں گھنی ہو جیسے

مقامِ افسوس ہے کہ رازِ نہاں کھلا ہے بیاں سے پہلے
برستی آنکھوں نے قصۂ غم سنا دیا ہے زباں سے پہلے